مولانا محمد عبید اللہ خاں عفیف

الاستفتاء

محمد اقبال فاروقی دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ سے لکھتے ہیں کہ :

۱۔ کیا نابالغ لڑکا نماز میں صفِ اوّل میں کھڑا ہو سکتا ہے ؟

۲۔ کیا نابالغ لڑکا امامت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے ؟

۳۔ ایک سرکاری ملازم، جس نے حکومت کے مقررہ مشاہرہ پر ملازمت اختیار کی ہے، کیا مزید تنخواہ کے اضافے اور دیگر الاؤنسز کے حصول کی خاطر ہڑتال کر سکتا اور جلوس نکال سکتا ہے ؟

براہِ مہربانی ان تینوں سوالوں کے جوابات شریعت حقہ کی روشنی میں تحریر فرمائیں !

الجواب بعون الوہاب :

واضح ہو کہ نابالغ لڑکے کے لیے حکم ہے کہ وُہ صف اوّل کو بڑے لوگوں کے لیے رہنے دے اور خود اس میں کھڑا ہونے کی کوشش نہ کرے، بلکہ وُہ دوسری صف میں کھڑا ہو اور اسی طرح اگر عورتیں بھی باجماعت نماز پڑھتی ہوں تو وُہ تیسری صف میں یعنی بچوں کی صف کے پیچھے اپنی صف بنائیں۔ جیسا کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی صف میں بالغ افراد کو کھڑا کرتے، دوسری میں بچوں کو اور عورتوں کو تیسری صف میں کھڑے ہونے کا حکم فرماتے۔ الفاظ یہ ہیں :

" ویجعل الرجال قدام الغلمان والغلمان خلفهم والنساء خلف الغلمان " (رواہ احمد بحوالہ نیل الاوطار، باب موقف الصبیان ص ۲۰۲ ج ۳)

مگر یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب بالغ افراد کافی تعداد میں حاضر ہوں، لیکن اگر بالغ افراد ایک آدھ ہوں تو ایسی صورت میں صف کے آداب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے نابالغ بچہ بھی پہلی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

• عن انس قال صلیت انا والیتیم فی بیتنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامی خلفنا ام سلیم۔" (بحوالہ نیل الاوطار باب موقف الصبیان ص۲۰۷ ج۳)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت نابالغ لڑکا صفِ اول میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔ والعلم عند اللہ تعالیٰ!

۲۔ جب بالغ مردوں میں کوئی شخص جماعت کرانے کا اہل نہ ہو اور نابالغ لڑکا صاحبِ تمیز موجود ہو تو ایسی صورت میں وہ نابالغ لڑکا جماعت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری، ابوداؤد، نسائی، مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے جماعت کرانا ثابت ہے حالانکہ وہ بخاری کی روایت کے مطابق چھ یا سات سال کے تھے اور ابوداؤد کی روایت کے مطابق وہ سات آٹھ برس کے تھے۔

عمرو بن سلمہؓ کہتے ہیں کہ ہمارا قبیلہ ایک ایسے راستہ پر آباد تھا جہاں سے صحابہ کرامؓ کا گزر ہوتا رہتا تھا۔ میں ان سے قرآن سیکھتا رہتا تھا۔ آخر میرے والد جب مسلمان ہو گئے تو انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنی ہیں۔ نماز کے وقت کوئی صاحب اذان پڑھے، تاہم جماعت وہ شخص کرائے جو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ عالم ہو۔ میں چونکہ اپنے قبیلہ میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا تھا۔ لہٰذا میری قوم نے مجھے اپنا پیش امام بنا لیا۔ چنانچہ میں آج تک ان کا امام چلا آرہا ہوں۔ چونکہ میں سات سال کے لگ بھگ تھا۔ میرے گلے میں صرف ایک قمیص ہوتی تھی۔ جب میں سجدہ میں جاتا تو ننگا ہو جاتا تھا۔ تب میری قوم نے مجھے کپڑے بنا کر دیے۔ الفاظ یہ ہیں:

• فنظروا فلم یکن احد اکثر قرآنا منی لما کنت اتلقی من الرکبان فقدمونی بین ایدیہم وانا ابن ست سنین او سبع سنین" (رواہ البخاری والنسائی بنحوہ) قال فیہ "کنت اؤمہم وانا ابن ثمان سنین" (ابوداؤد) وقال فیہ۔" وانا ابن سبع سنین او ثمان

سنین" (ابوداؤد) وقال فیہ "وانا ابن سبع سنین اوثمان سنین"
ولاحمد وابی داؤد "فما شہدت مجمعا من جرم الا کنت
اما مھم الی یومی ھذا" (نیل الاوطار باب ماجاء فی امامۃ
الصبی ص۱۸۰ ج ۳)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نابالغ لڑکا دوسرے بڑے افراد کے مقابلہ میں زیادہ عالم ہو اور پھر وہ صاحب تمیز بھی ہو تو بلاشبہ اس کی امامت جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

۳- آپ نے تنخواہ کے اضافے اور دوسرے الاؤنسز کے حصول کے لیے ہڑتالوں اور جلوسوں کی شرعی حیثیت معلوم کرنی چاہی ہے، لیکن آپ کو یہ سوال اس وقت کرنا چاہیے تھا جبکہ ملک میں اسلام کا معاشی، اقتصادی نظام نافذ ہو جاتا۔ کیونکہ اس سوال کا تعلق اسلام کے معاشی اور اقتصادی نظام کے ساتھ ہے اور بدقسمتی سے ملک میں ابھی تک اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام نافذ نہیں۔ لہٰذا یہ سوال قبل از وقت ہے۔ اس وقت ملک میں جہاں سرمایہ داری، بنکاری، رشوت خوری، ایسی لعنتیں اپنے عروج پر ہیں، وہاں ان ہڑتالوں اور جلوسوں کو بھی برداشت کرنا ہوگا کہ ان سب کا تعلق ایک ہی ذہنیت کے ساتھ ہے جسے مادہ پرست ذہنیت کہا جاتا ہے۔

بہرحال شرعی فتوائے اس کے بارے میں جو کچھ بھی ہو، اس سے قطع نظر یہ بات ہر ایک ملازم اور مزدور اچھی طرح جانتا ہے کہ جب کوئی آدمی حکومت کے مقررہ مشاہرہ پر ملازمت اختیار کرتا ہے تو وہ دراصل حکومت کے ساتھ یہ معاہدہ کرتا ہے کہ میں حکومت کا وفادار رہوں گا، اور اپنے فرائض منصبی کو باحسن وجوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ معاہدہ تب ہی پورا ہو سکتا ہے۔ جب مزدور یا ملازم ہڑتالوں اور جلوسوں کے خبط کو اپنے ذہن سے نکال کر پرے جھٹک دے ورنہ معاہدہ کی خلاف ورزی لازم آئے گی۔ لہٰذا ایسی صورت میں اخلاقاً بھی ہڑتال اور جلوس ایک جرم بن کر رہ جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ جس طرح مہمیز لگائی جا رہی ہے، اپنے جھوٹے سچے اور جائز اور ناجائز مطالبات کے حصول کے لیے جس طرح ہڑتالوں اور تالہ بندیوں کا بے ہنگم رواج ہوتا جا رہا ہے حکومت اور قوم دونوں کے لیے ہی کچھ اچھی فال نہیں اس لیے ہمارے خیال میں ملک کی معاشی ابتری کا واحد حل یہ ہے کہ بغیر

بھڑا کر دیا گیا ہے۔ غریب اور امیر کی سرد جنگ